فضلِ حق

انسانی عظمت

وہ چلا مہیب ولولوں کے ساتھ
آندھیوں کے ساتھ، زلزلوں کے ساتھ
گونجتے گرجتے بادلوں کے ساتھ
وہ چلا تو حادثات رُک گئے۔

وہ اٹھا بلندیوں کا رازداں،
روحِ گلستاں، بہارِ بوستاں،
اس کے پاؤں ہیں زمینِ کہکشاں،
وہ اُٹھا تو آسماں جُھک گئے

غم نہ کھا کہ بات رات بھر کی ہے
یہ سیاہ رات رات بھر کی ہے
جان لے کہ بات رات بھر کی ہے
شاطروں کی چال دیکھتا ہے تو

دیکھ انتہائے رہ گذار تک
آسماں سے دُور، اُفق کے پار تک
رنگ لائے گا لہو بہار تک
غازۂ سحر ہے رات کا لہُو

(سیفُ الدین سیف)

سیاسی عظمت

تری نظروں کی باطل سوز بجلی،
تری گفتار کی مشعل فضا میں
شعاعِ طور کو شرما رہی ہے،
ازل کی روشنی پھیلا رہی ہے

قسم کھا کر ترے عزمِ جواں کی
ترے سانسوں سے اذنِ زیست لے کر،
نئی تاریخ کروٹ لے رہی ہے
ہوا ملت کی کشتی کھے رہی ہے

ترے کردار کی عظمت کا بادل،
کہ سوکھی کھیتیوں کے خشک لب پر
پیامِ شادمانی لا رہا ہے
امیدوں کا تبسم آ رہا ہے

اُفق کا دلنشیں گھونگھٹ اٹھا کر
غلامی کو پیامِ موت دینے
نیا سورج ہویدا ہو رہا ہے
نیا انسان پیدا ہو رہا ہے

سید عبدالحمید عدم